شبِ شہادت امیر المومنین علیہ السلام

جناب سید وراست علی رضوی، فکر لکھنوی مرحوم

اے مومنوں ہے بیسویں (یہ) ماہِ رمضاں کی، واحسرت و دردا
بتلاتی ہے بڑھتی ہوی حسرت یہ مکاں کی، واحسرت و دردا

اب نور نہ دیکھے گا کوئ شیرِ خدا کا، غل ہوگا بُکا کا
رونق ہے فقط ایک ہی شب بزمِ جہاں کی، واحسرت و دردا

جب زخمِ سرِ شاہ کو جراح نے دیکھا، سر پیٹ کے بولا
امید نہیں صحتِ سردارِ جہاں کی، واحسرت و دردا

ہر کوچہ و بازار میں ہے شورِ قیامت، کیسی ہے مصیبت
بدلی ہوئ حالت ہے ہر ایک پیرِ وجواں کی، واحسرت و دردا

حسنین بھی بیتاب ہیں، زینب بھی ہیں مضطر، ہم روئیں نہ کیونکر
رخصت ہے کوئ آن میں شاہِ دوجہاں کی، واحسرت و دردا

بن باپ کے بچوں کی بہت غیر ہے حالت، تھمتی نہیں رقت
اب کون خبر لے گا یتیمانِ جہاں کی، واحسرت و دردا

دیکھا ہے لہو جب سے سرِ شاہِ ہدا کا، اندھیر ہے دنیا
بیتاب ہیں موجیں بھی ہر ایک بحرِ رواں کی، واحسرت ودردا

اِس غم سے سرِ موجِ سبا جِن بھی ہیں گریاں، ہے حشر کا ساماں
آواز ہواؤں سے بھی آتی ہے فغاں کی، واحسرت و دردا

اب گریہ دُعا حق سے میسر ہو زیارت، بر آئے یہ حسرت
آگے نہیں اے فکر بس اب تاب بیاں کی، واحسرت ودردا